سلسلہ تبلیغ نمبر 478

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غیبت کے نقصانات
اور
چغل خور کا انجام

www.KitaboSunnat.com

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور، ضلع راجن پور
0333-8556473

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

زکوٰۃ کا مصرف: دینی لٹریچر کی اشاعت

نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

فی سبیل اللہ ....لفظ عام ہے اس لیے جس چیز پر عرفاً شرعاً اور لغۃً فی سبیل اللہ صادق آئے گا وہ بھی زکوٰۃ کا مصرف ہوسکتی ہے ....رفاہِ عام کے لیے نشر مصاحف وکتب حدیث والتفسیر خالص دینی کتب کی نشرواشاعت!۔(تعلیم الزکوۃ از نواب صدیق حسن رحمہ اللہ)

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کسی بھی تبلیغی، تحریری یا تقریری مد میں زکوٰۃ کا مال خرچ کرنا جائز ہے۔ کیونکہ تبلیغی جدوجہد پر جہاد فی سبیل اللہ صادق آتا ہے۔(زکوٰۃ عشر اور صدقۃ الفطر کے فضائل:۱۰۷)

مولانا اقبال کیلانی، کتاب الزکوٰۃ صفحہ نمبر 71 پر لکھتے ہیں:

دین کی سربلندی، دین کی تیاری اور اشاعت دین کے جملہ کام مثلاً دینی مدارس کی تعمیر ان کی دیکھ بھال، دینی کتب کی اشاعت اور تقسیم وغیرہ بھی جہاد فی سبیل اللہ میں شامل ہے۔

دورِ حاضر کے محقق مولانا حافظ صلاح الدین یوسف صاحب لکھتے ہیں:

مدارس دینیہ جہاں فقیر، مسکین اور غریب طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہوں یا کسی بھی تبلیغی تحریری یا تقریری مد میں زکوٰۃ کا صرف کرنا جائز ہے۔ کیوں کہ تبلیغی جدوجہد پر جہاد فی سبیل اللہ صادق آتا ہے۔(زکوٰۃ، عشر اور صدقۃ الفطر کے فضائل: صفحہ نمبر ۱۰۴ مطبوعہ دارالسلام)

محمد ابوبکر   محمد عثمان
ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور
0333-3274433

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ اشاعت نمبر 478

ایڈیشن نمبر 2

غیبت کے نقصانات

اور

چغل خور کا انجام

قرآن وسنت کی روشنی میں

www.kitabosunnat.com

ناشر

ادارہ تبلیغ اسلام

جام پور ضلع راجن پور

0333-8556473

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظۃ

نام کتاب ---------- غیبت کے نقصانات

مرتبہ ---------- محمد اسماعیل ساجد

باہتمام ---------- مکتبہ محمدیہ
Mob:0300-4826023

طبع ششم ---------- فروری 2020ء

تعداد ---------- 3300

ناشر ---------- ادارہ تبلیغ اسلام جام پور

ہدیہ ---------- تقسیم فی سبیل اللہ

بذریعہ ڈاک ملنے کا پتہ

مولانا محمد یٰسین راہی، مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور
0333-8556473

بالمشافہ حاصل کرنے کے لیے

1۔ محترم سید انصار احمد صاحب
امیر انتظامیہ جامع مسجد محمدی لین نمبر 5، پشاور روڈ، راولپنڈی 0322-5143240

2۔ جناب خلیل احمد ملک صاحب
73۔احمد بلاک گارڈن ٹاؤن لاہور 0333-4222678

3۔ جناب حاجی محمد ارشد صاحب
236۔فیروزن راہوالی کینٹ گوجرانوالہ 0300-9643643

4۔ جناب شیخ شکیل الیاس صاحب
شکیل ٹریڈرز پچھی گلی نمبر 1 میریٹ روڈ کراچی 0321-9272265

5۔ جناب شیخ محمد نعیم صاحب
3/311 سٹریٹ نمبر 2 پورن نگر سیالکوٹ

خدام ادارہ تبلیغ اسلام جام پور

0300-8618811
مکتبہ عثمان الرحمانیہ
محمد ابوبکر
0333-3274433 ,0318-6783283
نمبر ....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

غیبت اپنے کسی مسلمان بھائی بہن میں پائے جانے والے عیوب کو اس کی غیر موجودگی میں بیان کرنا ہے۔ کہ اگر اسے اس کی خبر مل جائے تو وہ اسے ناپسند کرے جیسا کہ صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی جانتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "اپنے بھائی کا ایسے انداز میں ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہو" تو صحابہ نے عرض کیا کہ ہمارے بھائی میں وہ خصلت پائی جاتی ہو جو ہم کہتے ہیں تو اس بارے میں کیا ارشاد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر اس میں وہ چیز پائی جاتی ہو جو تم بیان کرتے ہو تو وہ غیبت ہے: اور اگر اس میں وہ چیز نہ پائی جاتی ہو جو تم بیان کرتے ہو تو پھر تم نے اس پر الزام لگایا۔

اس حدیث سے غیبت کی تعریف کا پتہ چلتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں غیبت سے منع فرمایا ہے اور اس کے کرنے والے کو قبیح اور بدترین شکل و صورت میں پیش کیا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

> تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ تم اسے ناپسند کرتے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو وہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔(الحجرات: ۱۲)

کسی کی غیر موجودگی میں اس شخص کا ایسا تذکرہ کرنا حرام ہے جسے وہ ناپسند کرتا ہے صحیحین میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

> "ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر خون، مال اور اس کی عزت حرام ہے۔ انسان کا کامل ایمان اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک دوسرے مسلمان آپ کی زبان کے شر سے محفوظ نہ ہوں۔ سنن ابوداؤد میں حدیث ہے کہ کوئی مسلمانوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیبت نہ کرے اور نہ ہی ان کی عیب جوئی کرے"۔

غیبت ایسا گناہ ہے جس کی سزا قیامت سے قبل قبر میں بھی دی جائے گی غیبت کرنے والے کو غیبت کی وجہ سے عذاب قبر کا مزہ چکھایا جائے گا۔(صحیح بخاری و مسلم)

غیبت بہت سی اقسام ہیں۔بدن میں غیبت، حسب ونسب میں غیبت۔اخلاق وکردار میں غیبت۔دنیاوی معاملات میں غیبت وغیرہ۔

چغل خوری بھی غیبت کی طرح ایک بدترین جرم ہے کیونکہ چغل خوری کا مطلب یہ ہے کہ دو آدمیوں کے درمیان ادھر ادھر کی جھوٹی باتیں بیان کرکے ایک دوسرے کے خلاف بھڑکایا جائے۔ایسے لوگ بڑے فتنہ انگیز ہوتے ہیں۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ایمان والو اگر کوئی گنہگار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کرو کہیں کسی قوم پر نادانی سے نہ جا پڑو پھر اپنے کیے پر پچھتانا پڑے۔(الحجرات)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بدترین وہ لوگ ہیں جو چغلیاں کھاتے پھرتے ہیں اور دوستوں کے آپس کے تعلقات کو خراب کرتے ہیں۔(مسند احمد)

صحیحین میں ہے کہ ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ ایک قبرستان کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان میں سے ایک کو اس لیے عذاب ہو رہا ہے کہ وہ چغلی کھاتا تھا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: چغل خور جنّت میں داخل نہیں ہوگا۔(ابو داؤد)

عزیزم مولانا محمد اسمٰعیل ساجد صاحب نے غیبت اور چغل خوری کے موضوع پر کتاب مرتب کرکے اور چھپوا کر ان دونوں برائیوں کے خلاف جہاد کیا ہے۔

تمام خواتین و حضرات کو کتاب پڑھ کر اپنے آپ کو غیبت اور چغل خوری سے بچانا چاہیے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہر قسم کے گناہوں اور نافرمانیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

محمد یٰسین راہی مدیر
ادارہ تبلیغ اسلام جام پور
0333-8556473

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عنوانات

غیبت کی تعریف زبانِ نبوت ﷺ سے ---------- 8
غیبت حرام ہے ---------- 10
غیبت اور چغلی کے درمیان فرق ---------- 10
غیبت خطرناک جرم ---------- 12
غیبت کرنے والوں کا برزخ میں حشر ---------- 14
مسلمان بھائی پر زیادتی کرنا سخت جرم ---------- 16
نرمی کرنے والے کے لیے رسول اللہ ﷺ کی دعا ---------- 17
کسی مسلمان کی غیبت سننے والے کا فرض ---------- 18
مسلمانوں کے حقوق ---------- 19
غیبت کا مرض ---------- 20
غیبت کے گھریلو نقصانات ---------- 20
غیبت کی وباعام ---------- 21
غیبت کی مذمت ---------- 21
قرآنی تشبیہ میں بلاغت کے اہم نکات ---------- 23
غیبت نیکیوں کو کھا جاتی ہے ---------- 23
غیبت کی بنا پر عذاب قبر ---------- 25
عذاب قبر کا علم (مشاہدہ) ہو جائے تو مردے دفن کرنا چھوڑ دو ---------- 26
غیبت کی اقسام ---------- 27
نصیحت تنہائی میں کی جائے ---------- 28
غیبت کے اسباب ---------- 28

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاسد کے شر سے بچاؤ کا وظیفہ ---------- 30
بچوں کو حاسد کے شر سے بچانے کا وظیفہ ---------- 30
غیبت پر آمادہ کرنے والی سات اشیاء ---------- 31
① غصے کو ٹھنڈا کرنا ---------- 31
② دوستوں کی مجالس ---------- 31
③ دوسروں کی تنقیص اور اپنی تعریف کرنا ---------- 32
④ حسد ---------- 32
⑤ استہزاء اور مذاق ---------- 32
زبان کی حفاظت پر جنت کی ضمانت ---------- 32
⑥ رحم دلی کا اظہار ---------- 33
⑦ البغض فی اللہ میں تکلف کرنا ---------- 33
متقی لوگ غصہ پی جاتے ہیں ---------- 34
اصل پہلوان جو غصے پر قابو پائے ---------- 34
غصے کو دور کرنے کے طریقے ---------- 34
غیبت سے کیسے نجات حاصل کی جائے؟ ---------- 35
حسن بصری رحمہ اللہ کی نصیحت کی آموز باتیں ---------- 36
غیبت سے بچنے کا طریقہ ---------- 37
غیبت سے توبہ کا طریقہ ---------- 38
غیبت خور کو احساس ندامت سے یہ دعائے نبوی اکثر و بیشتر پڑھنی چاہیے ---------- 38
غیبت کا کفارہ ---------- 39
کیا صاحب حق پر واجب ہے کہ وہ معاف کرے؟ ---------- 39
غیبت کی سب سے شدید ترین قسم ---------- 40
ایک خیر خواہ دوست کی تلاش ---------- 41
وہ امور جن میں غیبت جائز ہے ---------- 42

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① مظلوم کے لیے جائز ہے ---------- 42

② برائی روکنے کے لیے مدد طلب کرنا ---------- 42

③ فتویٰ لینے کے لیے ---------- 42

④ مسلمانوں کی خیر خواہی کے لیے ---------- 43

⑤ تعارف کروانا ---------- 44

⑥ اعلانیہ فسق کرنے والا ---------- 44

چغلی کی وعید ---------- 45

چغل خور جنت میں نہیں جائے گا ---------- 45

جس کے پاس چغلی کی جائے اس کی ذمہ داری ---------- 46

دورخا (دوغلا) انسان ---------- 46

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیبت کی تعریف زبانِ نبوت ﷺ سے

غیبت اپنے کسی مسلمان بھائی میں پائے جانے والے عیوب کو بیان کرنا ہے کہ اگر اسے خبر مل جائے تو وہ ناپسند کرے۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے:

أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ؟ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: (ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ) قِيلَ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ قَالَ: إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ.

"نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہی جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کا ایسے انداز میں ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہو کہا گیا اگر میرے بھائی وہ چیز پائی جاتی ہو جو میں کہتا ہوں تو اس بارہ میں کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر اس میں وہ چیز پائی جاتی ہو جو تم بیان کرتے ہو تو یہ غیبت ہے، اگر اس میں وہ چیز پائی ہی نہیں جاتی جو تم بیان کرتے ہو تو پھر تم نے اس پر الزام لگایا ہے۔ اگر تم اپنے بھائی کی عملی طور پر خیر خواہی کرنا چاہتے ہو تو اس کی پردہ پوشی کرو۔ اسے مجلسوں میں رسوا نہ کرو اور علیحدگی میں اس سے رابطہ کرکے اس کے عیوب بتلا دو تاکہ وہ اپنی اصلاح کر سکے اور یہ بھی جان لیں کہ غیبت صرف زبان تک ہی محدود نہیں رہتی بلکہ جسم کے اعضاء سے عملاً بھی سرزد ہوتی ہے۔ مثلاً وہ آدمی جو لنگڑے کے پیچھے چلتا ہے اور اس کی نقل اتارتا ہے اور اگر اس کے پاس کسی انسان کا تذکرہ کیا جائے تو وہ مذاقاً اپنی زبان نکالتا ہے یا اظہار نفرت کرتے ہوئے اپنی پیشانی چڑھاتا ہے۔"

اللہ رب العزت نے فرمایا:

﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ﴾ (الھمزۃ:1)

ہلاکت ہے ایسے آدمی کے لیے جو لوگوں میں طعن کی باتیں کرتا ہے اور لوگوں کے افعال یا کاموں میں نقص نکالتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيمٍ ۝﴾ (القلم:۱۰۔۱۱)

ان آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر قسمیں کھانے والے ذلیل شخص کی اطاعت نہ کریں جو لوگوں کی چغل خوری کرتا ہے۔"

اس آیت میں غیبت اور چغل خوری کی مذمت کی گئی ہے۔

سیدنا عمار بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے:

"جس آدمی نے کسی مومن آدمی کے متعلق ایسی بات کہی جو اس میں نہیں تھی تو اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو جہنمیوں کے خون اور پیپ ملے کیچڑ میں ٹھہرائے رکھے گا، جب تک وہ اپنی بات سے نکل نہ آئے۔[۱]

ابو یعلی حضرت عائشہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

"جس آدمی نے اپنے بھائی کا گوشت دنیا میں کھایا ہوگا، قیامت کے دن وہ بھائی اس کے قریب کر دیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: اس کو جیسے تم نے زندہ کھایا تھا اب مرے ہوئے کو کھاؤ تو وہ اس کو کھائے گا، ماتھے پر تیوڑیاں چڑھائے گا اور پوری قوت سے چلائے گا۔"[۲]

سیّدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے طویل خواب والی حدیث میں روایت کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"ہم ایک چت لیٹے ہوئے آدمی پر پہنچے، ایک اور آدمی اپنے ہاتھ میں لوہے کی زنبور لیے اس پر کھڑا تھا، یہ آدمی اس چت لیٹنے والے آدمی کے چہرے کی ایک جانب کو لیتا تو اس کے جبڑے کو گدی تک، ناک کو گدی تک اور ہونٹ کو گدی تک چیر کر رکھ دیتا، پھر اس کے چہرے کی دوسری جانب منتقل ہو کر اس کے چہرے کی پہلی جانب والا ہی سلوک کرتا جو پہلی بار کر چکا تھا۔"

[۱] سنن ابی ابو داؤد، رقم الحدیث 3597

[۲] سنن ابی ابو داؤد، رقم الحدیث 3597، مسند أحمد 70/2، وصححہ الألبانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اس کی تفسیر میں آیا ہے کہ یہ وہ شخص ہے جو صبح گھر سے نکلتا تو ایسا جھوٹ بولتا جو آسمان کے کناروں تک (سب طرف) پہنچ جاتا۔[1]

غیبت حرام ہے

غیبت حرام فعل ہے اور اسے مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے، مردہ بھائی تو دور زندہ کا گوشت بھی حرام ہے اور کوئی بھی شخص اسے کھانے کے لیے تیار نہیں، لیکن غیبت سے إلا ماشاءاللہ کوئی زبان ہی محفوظ ہوگی، ورنہ سبھی لوگ بے فکری اور انتہائی ڈھٹائی سے مردہ بھائیوں کا گوشت نوچتے اور پیٹوں میں جہنم کی آگ ڈالتے ہیں۔

حرمت غیبت کے دلائل درج ذیل ہیں:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ﴾ (الحجرات:۴۹/۱۲)

"اور تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے، تم اسے ناپسند کرتے ہو اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا، انتہائی رحم کرنے والا ہے"۔

غیبت اور چغلی کے درمیان فرق

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل علم کے ہاں غیبت اور چغلی کے بارہ میں اختلاف یہ ہے کہ آیا یہ دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہیں یا ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ راجح قول یہی ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ایک شخص کا حال اس کی مرضی کے بغیر اختلاف ڈالنے کی غرض سے دوسروں کے سامنے بیان کرنا چغلی ہے جبکہ غیبت یہ ہے کہ کسی کی غیر موجودگی میں اس کا تذکرہ ایسے انداز سے کرنا جسے وہ ناپسند کرے۔ چغلی میں اختلاف ڈالنے، شر و فساد کو ہوا دینے کا ارادہ ہوتا ہے جبکہ غیبت میں ایسا نہیں ہوتا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث 7047

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الحجرات:۱۲)

"اے اہل ایمان! گمان کرنے سے بہت پرہیز کرو، بعض گمان تو گناہ ہوتے ہیں۔ جاسوسی نہ کرو، اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے کیا تمہارا کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ تم خود اس سے گھن کھاتے ہو، اللہ تعالیٰ سے ڈرو، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑا توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔"

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ (ہمزۃ:۱)

"تباہی ہے ہر اس شخص کے لیے جو لوگوں پر طعن (کرنے) اور پیٹھ پیچھے برائیاں کرنے کا خوگر ہو (عادی ہو)۔"

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ (قٓ:۱۸)

"کوئی لفظ اس زبان سے نہیں نکلتا مگر اسے محفوظ کرنے کے لیے ایک نگران ہر وقت تیار ہے۔"

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا (بنی اسرائیل:۳۶)

"کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو یقیناً آنکھ کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہوتی ہے۔"

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا:

((إِنَّ دِمَآءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا)) [1]

[1] صحیح بخاری، کتاب العلم، باب لیبلغ العلم الشاهد الغائب: 105؛ صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب تغلیظ تحریم الدمآء والأعراض والأموال: 1679

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"بلاشبہ تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں تم پر ایسے حرام ہیں جیسے تمہارے آج کے دن کی تمہارے اس شہر (مکہ) میں حرمت ہے"۔

غیبت خطرناک جرم

زبان کی آفات میں سے غیبت ایک خطرناک آفت ہے جیسا کہ احادیث مبارکہ میں ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ؟ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ. قِيلَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ: إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ.

"سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے غیبت کسے کہتے ہیں؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا اپنے مسلمان بھائی کا ایسے انداز میں ذکر کرنا جو اسے ناپسند ہو (غیبت ہے) عرض کیا گیا اگر واقعی اس میں وہ عیب موجود ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر حقیقتاً اس میں وہ خامی ہے تو یہ غیبت ہے اگر وہ خامی اس میں نہیں تو وہ اس پر (جھوٹا الزام) (الزام تراشی) بہتان ہے۔"[1]

عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَ كَذَا تَعْنِي قَصِيرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ قَالَتْ وَحَكَيْتُ لَهُ إِنْسَانًا فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنِّي حَكَيْتُ إِنْسَانًا وَإِنَّ لِي كَذَا وَ كَذَا.[2]

"سیدنا ابو حذیفہ ؓ، سیدہ عائشہ ؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے سامنے اظہار کیا کہ صفیہ ؓ تو پست قد والی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا: عائشہ ؓ! تو نے ایسی (خطرناک) بات کہی ہے اگر اسے سمندر میں ملا دیا

[1] صحیح مسلم البر والصلۃ: ۷۰

[2] مساوی الاخلاص للخرائطی ۱۸۰، اسنادہ حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے تو وہ بھی کڑوا ہو جائے گا (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مزید) فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے آپ کے سامنے کسی کی نقل اتاری تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو کثیر مال و دولت کے عوض بھی کسی کی نقالی پسند نہیں کرتا۔"

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَمَّا عُرِجَ بِيْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَيَقَعُوْنَ فِيْ اَعْرَاضِهِمْ.[1]

"سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معراج کی رات میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان سے اپنے چہرے اور سینے نوچ رہے تھے میں نے کہا جبریل علیہ السلام یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں لوگوں کا گوشت کھاتے اور ان کی عزتوں پر حملہ آور ہوتے تھے (یعنی غیبت کرتے تھے)۔"

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُوْنُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ التَّقْوٰى هٰهُنَا بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ اس سے خیانت کرتا ہے، نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے، اور نہ ہی اس کا تعاون ترک کرتا ہے۔ ہر مسلمان کی عزت مال اور خون، دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ تقویٰ دل میں ہوتا ہے کسی آدمی کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے دوسرے کسی مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔"

نوٹ: فوت شدہ مسلمان کی غیبت کرنا زندہ مسلمان کی برائی بیان کرنے سے زیادہ بڑا اور سخت گناہ ہے، کیونکہ زندہ آدمی سے معاف کرا لینا معذرت کر لینا ممکن ہے۔ جبکہ فوت

[1] سنن ابی داؤد کی اضطلاب ۴۸۷۸، مسند احمد ۳/ ۲۲۴، اسنادہ صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شدہ آدمی سے ایسا ممکن نہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ وَلَا تَقَعُوا فِيهِ.

"ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنے فوت شدہ ساتھی کی عزت پر حملہ آور ہونے سے باز رہو۔"

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعْ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعِ اللهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَّبِعِ اللهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي بَيْتِهِ.[1]

"سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بظاہر ایمان کے دعوے دارو! مسلمانوں کی غیبت مت کرو اور نہ ہی ان کے عیبوں کا پیچھا کرو۔ کیونکہ جو ان کی خامیوں کے درپے ہوگا اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کا پیچھا کرے گا اور جس کے عیوب کا پیچھا اللہ تعالیٰ کرے اسے اس کے گھر کے اندر بھی رسوا کر دے گا۔"

غیبت کرنے والوں کا برزخ میں حشر

غیبت کرنے والے موت کے بعد برزخی زندگی میں انتہائی دردناک عذاب میں مبتلا ہوں گے، جس کی کچھ جھلک آئندہ روایت میں ملاحظہ کریں۔

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَمَّا عُرِجَ بِي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ. فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ)).[2]

"جب مجھے معراج ہوئی تو میں کچھ ایسے لوگوں کے قریب سے گزرا جن کے ناخن

[1] سنن ابی داؤد کتاب الادب ۴۸۸۰، مسند احمد ۳/ ۴۲۴، اسنادہ صحیح

[2] سنن ابی داؤد کتاب الادب: باب فی الغیبۃ حدیث : 4880

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تانبے کے تھے جو (ان ناخنوں سے) اپنے چہرے اور سینے نوچ رہے تھے، میں نے پوچھا: اے جبریل علیہ السلام! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے اور ان کی غیبت کیا کرتے تھے"۔

فوائد

مذکورہ احادیث سے مندرجہ ذیل مسائل ثابت ہوتے ہیں۔

① مسلمان کی غیبت کرنا منافق ہونے کی علامت ہے۔

② اس میں مسلمان کی لغزشوں کا تعاقب کرنے والوں کے لیے وعید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی خامیاں لوگوں پر واضح کر دے گا۔

③ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ لوگوں کی غیبت کرنے والوں کو ان کے برے عمل کا بدلہ اسی دنیا میں بھی دیا جائے گا۔

④ جو شخص کسی مالدار اور عظیم المرتبت آدمی کے پاس اپنے آپ کو بڑا متقی، پرہیزگار اور صالح آدمی ظاہر کرتا ہے تاکہ اسے عزت حاصل ہو اور وہ اسے نیک سمجھ کر مال عطا کرے اور اس کا معتقد بن جائے تو اللہ تعالیٰ اسے ریاکاروں کے ساتھ کھڑا کر کے رسوا کرے گا اور انہی جیسا عذاب دے گا۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ الْأَعْرَابَ يَسْأَلُوْنَ النَّبِيَّ ﷺ أَعَلَيْنَا حَرَجٌ فِيْ كَذَا، أَعَلَيْنَا حَرَجٌ فِيْ كَذَا، لِأَشْيَاءَ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَضَعَ اللهُ الْحَرَجَ إِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ عِرْضِ أَخِيْهِ شَيْئًا فَذٰلِكَ الَّذِيْ حَرَجَ وَهَلَكَ

"سیدنا اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ بدو رسول اللہ ﷺ سے معمولی معمولی باتوں کے متعلق پوچھ رہے تھے کہ کیا اس چیز میں کوئی حرج ہے؟ کیا اس کام میں کوئی گناہ ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم سے معمولی گناہوں کو ختم کر دیا ہے۔ البتہ جو کسی مسلمان کی عزت پر (باتوں یا ہاتھوں کے ذریعے) حملہ کرتا ہے۔ وہ گنہگار ہوا اور برباد ہو گیا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنْ أَرْبَى الرِّبَا الْاِسْتِطَالَةُ فِي عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ.[1]

"سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑا سود (گناہ) کسی مسلمان کی عزت پر ناحق زبان درازی ہے۔"

مسلمان بھائی پر زیادتی کرنا سخت جرم

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کی تحقیر، اس پر تہمت لگانا، لعنت ملامت، گالی گلوچ بہت بڑا سود گناہ اور سخت جرم ہے۔ کیونکہ انسان کو اپنی عزت مال سے زیادہ عزیز ہوتی ہے۔

آپ ﷺ نے سود کی دو اقسام بیان فرمائی ہیں۔

① **معروف سود:** وہ مال جو مقروض سے اصل زر سے زائد وصول کیا جاتا ہے۔

② **غیر معروف سود:** کسی مسلمان کی عزت پر ناحق زبان درازی کرنا بھی سود ہے۔ سود کی یہ قسم انجام کے لحاظ سے زیادہ خوفناک اور سخت حرام ہے۔"[2]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں سیدنا ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کا قصہ مذکور ہے کہ جب ان سے زنا کا ارتکاب ہوا تو (از حد) بہت زیادہ پچھتائے اور انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں آکر نہ صرف اپنے جرم کا بار بار اقرار کیا بلکہ یہ درخواست بھی کی کہ مجھ پر حد جاری کر کے اس گناہ سے پاک فرمائیں تو آپ ﷺ نے تحقیق کے بعد اسے رجم کرنے کا حکم صادر فرمایا چنانچہ اسے رجم کر دیا گیا۔ بعد ازاں نبی ﷺ نے سنا کہ ایک شخص اپنے دوسرے ساتھی کو ماعز رضی اللہ عنہ کے متعلق کہہ رہا تھا دیکھو اللہ تعالیٰ نے اس کے عیب پر پردہ ڈالا تھا مگر وہ نفس کے بہکاوے میں آکر کتے کی موت مر گیا۔

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ مَنْ شَاقَّ شَقَّقَ اللهُ عَلَيْهِ يَوْمَ

www.kitabosunnat.com

[1] سنن ابی داؤد حدیث : 4878۔

[2] سنن ابی داؤد حدیث : 4878۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْقِيَامَةِ فَقَالُوا أَوْصِنَا فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يُحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ بِمِلْءِ كَفٍّ مِنْ دَمٍ أَهْرَاقَهُ فَلْيَفْعَلْ۔

"سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص محض شہرت کے لیے کوئی کام کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے ویسا ہی سلوک کرے گا جو کسی پر سختی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر سختی کرے گا انہوں نے عرض کیا کہ ہمیں وصیت فرمائیں تو آپ نے فرمایا انسانی جسم میں سب سے پہلے اس کا پیٹ بدبودار ہوگا اس لیے صرف رزق حلال کھاؤ اور جو یہ چاہتا ہے کہ جنت اور اس کے درمیان اس کا بہایا ہوا چلو بھر خون بھی حائل نہ ہو تو اسے اس کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔"

نرمی کرنے والے کے لیے رسول اللہ ﷺ کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے نرمی اختیار کرنے سے وہ کچھ دیتا ہے جو ہٹ دھرمی کی صورت میں نہیں دیتا۔[1]

① اس حدیث میں مومنوں کے متعلق بے ہودہ گفتگو کرنے اور ان کی کوتاہیوں اور لغزشوں کے اظہار سے منع کیا گیا ہے۔

② مسلمانوں کو اہل ایمان کا طریقہ اختیار کرنے اور ان کے ساتھ تعاون کرنے پر آمادہ کیا گیا ہے۔

③ اس حدیث میں لوگوں کو اہل ایمان پر سختی کرنے اور ان کو ایذاء رسانی سے روکا گیا ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ

"اے میرے اللہ! میری امت میں سے جو شخص میری امت کے معاملات میں سے کسی چیز کا ذمہ دار بنے اور وہ ان پر سختی کرے تو تو بھی اس پر سختی فرما اور جو میری امت

[1] صحیح مسلم 2593۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے معاملات میں سے کسی چیز کا ذمہ دار بنے اور وہ ان پر نرمی کرے، تو تو بھی اس پر نرمی فرما۔"

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی نرم مزاجی سے محروم کیا گیا وہ ہر قسم کی بھلائی سے محروم ہو گیا۔[1]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان کی اچھائیوں کا سرچشمہ اس کی نرم مزاجی ہے لہٰذا جو اس نعمت سے محروم رہا وہ ہر قسم کی خیر و بھلائی سے محروم رہے گا کچھ لوگ اپنے مزاج میں سخت گیر ہوتے ہیں ان کا خیال ہوتا ہے سخت گیری ہی مقاصد میں کامیابی ہے یہ بات غلط ہے قرآن وحدیث سے معلوم ہوتا ہے نرمی اور مہربانی کی خصلت اللہ کا خاص تحفہ ہے۔

کسی مسلمان کی غیبت سننے والے کا فرض

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "جب کسی کے سامنے دوسرے مسلمان کی غیبت کی جائے تو اس کا فرض ہے کہ اس کی تردید کرے اور اسے منع کرے اور اگر وہ باز نہیں آتا تو اسے ہاتھ سے روکے، ورنہ خود اس مجلس سے اٹھ کر چلا جائے۔ اور اگر اپنے کسی استاد، محسن یا کسی صالح انسان کی غیبت سنے تو اسے روکنے کی بھرپور کوشش کرے۔"

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ وَاَبِيْ طَلْحَةَ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ) قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ اِمْرِیءٍ يَخْذُلُ اِمْرَءً مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ تُنْتَهَكُ فِيْهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اِلَّا خَذَلَهُ اللهُ فِيْ مَوْضِعٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهٗ. وَمَا مِنْ اِمْرِیءٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ وَتُنْتَهَكُ فِيْهِ مِنْ حُرْمَتِهٖ اِلَّا نَصَرَهُ اللهُ فِيْ مَوْضِعٍ يُحِبُّ نُصْرَتَهٗ.

"سیدنا جابر بن عبداللہ اور سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کی مدد ایسے مقام پر ترک کر دے جہاں اس کی عزت و حرمت پامال کی جا رہی ہو اور اس کے خلاف باتیں کی جا رہی ہوں تو اللہ تعالیٰ بھی ایسے مقام پر اس کی مدد چھوڑ دے گا جہاں وہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے

[1] صحیح مسلم البر الصلہ : 2592-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حصول کو پسند کرے گا اور جو کسی مسلمان کی اہانت اور اس کی عزت و حرمت کی پامالی کے موقع پر اس کا تعاون کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی ایسے مقام پر اس کی مدد فرمائے گا جہاں وہ اللہ تعالیٰ کی مدد (کے حصول) کو پسند کرے گا۔"

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ [۱]

"سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرتا ہے آخرت میں اللہ تعالیٰ اس کا چہرہ آگ سے محفوظ رکھے گا۔"

عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِيْهِ بِالْغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ۔

"سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں اس کا دفاع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ وہ اسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دے۔"

مسلمانوں کے حقوق

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ۔ [۲]

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔

سیدنا ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ خود اس پر ظلم کرتا ہے نہ دوسروں کا مظلوم بننے کے لیے اسے بے یار و مددگار چھوڑے اور نہ اس کی تحقیر کرے۔ [۳]

[۱] جامع ترمذی، کتاب البر والصله : 1931
[۲] صحیح بخاری الایمان: 10
[۳] صحیح مسلم الایمان: 163

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیبت کا مرض

غیبت مسلمانوں کی عزتوں کو نوچنے کا نام ہے۔ مسلمانوں میں اس مرض کے پھیلنے کی وجہ عام لوگوں پر برتری حاصل کرنا اور اہل علم کے درمیان اس کا سبب جاہل لوگوں پر برتری حاصل کرنا ہے۔ کوئی مجلس اتنی دیر تک پر رونق نہیں ہوتی جب تک اس میں اس غیبت کو شامل نہیں کیا جاتا اور سننے والا بھی اسے اچھا نہیں سمجھتا۔ حتیٰ کہ عام مسلمانوں کی مجالس بھی اسی طرح کی ہو گئی ہیں اور کوئی مجلس اس سے خالی نہیں۔ الا ماشاء اللہ

غیبت کے جراثیم خاص و عام تمام مجالس میں پھیلنے لگے ہیں۔ عام راستوں، مجالس اور ذرائع ابلاغ میں بھی یہ وباعام ہے۔ حتیٰ کہ سونے والے کمرے بھی غیبت کی بدبو سے متعفن ہیں، جب آدمی اپنے بستر پر آتا ہے تو اس کی زوجہ محترمہ اس کی والدہ، بہن، پھوپھی اور خالہ کی غیبت کے ساتھ اس کا استقبال کرتی ہے کہ ان میں یہ یہ نقائص پائے جاتے ہیں۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ

غیبت کے گھریلو نقصانات

① بعض اوقات شوہر بیوی سے گھر والوں کی غیبت سن کر طیش میں آجاتا ہے اور بغیر تحقیق کیے اپنی ماں اور باپ سے بدتمیزی کر بیٹھتا ہے جو کہ کبیرہ گناہ ہے۔

② کبھی کبھار تو شوہر گھر والوں کی غیبت سن کر ہوش سے کام نہیں لاتا اور فوراً اپنے بھائیوں پر بہنوں پر ہاتھاپائی شروع کر دیتا ہے۔

③ اکثر اوقات شوہر کے سامنے اگر اس کی ماں اس کی بیوی کے متعلق غیبت کرے تو طلاق تک نوبت آجاتی ہے۔

④ گھروں میں غیبت جوئی کرنے سے رشتہ داریاں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ٹوٹنے کا خدشہ و اندیشہ منڈلاتا رہتا ہے۔

⑤ گھر والوں کی غیبت کرنے سے گھر ٹوٹ جاتے ہیں محبتیں نفرتوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑥ گھر والوں کی غیبت کرنے اور سننے سے بسا اوقات خود کشیوں تک نوبت آجاتی ہے۔
⑦ گھر والوں کی غیبت کرنے اور سننے سے پورے گھر کا امن، سکون تباہ و برباد ہو جاتا ہے اور راحت اور خوشیاں کوسوں دور چلی جاتی ہیں۔

گھر میں غیبت سے پرہیز کرنے والے کا اللہ ضامن ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص لوگوں کی غیبت کیے بغیر اپنے گھر میں بیٹھے تو اس کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے۔ (بحوالہ ابن حبان)

گھر والوں کی غیبت سننے اور کرنے سے مختلف امراض جنم لیتے ہیں جیسے:

① ہائی بلڈ پریشر۔ ② لو یا ہائی شوگر لیول۔ ③ برین ہیمرج۔ ④ نیند کا نہ آنا۔ ⑤ ہرٹ اٹیک کے خدشات کا طول پکڑ جانا۔ ⑥ نفسیاتی مریض بن جانا۔ ⑦ چڑچڑا پن پیدا ہو جانا۔ ⑧ اعصابی کمزوری لاحق ہو جانا ⑨ بغض، حسد، کینہ بڑھنے سے دل کی دھڑکنوں کا شدید متاثر ہونا۔ (دل ڈوبنا)۔ ⑩ معدے کے امراض پیدا ہو جانا۔ ⑪ کسی کام میں دل کا نہ لگنا۔ ⑫ ٹینشن (اعصابی تناؤ) ⑬ یادداشت متاثر ہونا۔

غیبت کی وبا عام

غیبت کرنے میں اکثر لوگ مبتلا ہیں غیبت میں کھجوروں کی سی مٹھاس، شراب کی سی تیزی اور سرور ہے حالانکہ حقیقت میں غیبت لوگوں کے گوشت کا سالن ہے۔

غیبت کی مذمت

یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں غیبت سے منع فرمایا ہے، غیبت کرنے والے کو قبیح اور بدترین شکل و صورت میں اپنی کتاب قرآن مجید میں پیش کیا ہے اور اسے گندے تیرے جانور سے تشبیہ دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قرآن میں غیبت خور کی کتے سے تشبیہ:

﴿وَ لَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الحجرات:۱۲)

”تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ تم اسے ناپسند کرتے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

اس آیت مبارکہ میں غیبت کرنے والے کو کتے سے تشبیہ دی گئی ہے اور کتا ہی ایک ایسا جانور ہے جو اپنے بھائی کے مرنے کے بعد اس کا گوشت کھاتا ہے، شیر ایسا کرتا ہے نہ بھیڑیا۔ حتیٰ کہ کوئی حیوان اس طرح نہیں کرتا مگر کتا ہے کہ اپنے بھائی کا گوشت کھاتا ہے۔ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ آج لوگوں کی اکثر مجلسیں غیبت سے آلودہ ہوتی ہیں۔ مسلمان اپنے سامنے ہی مسلمانوں کے گوشت نوچتے ہیں۔ ہر ایک ان میں سے ایک ایک بوٹی اور ٹکڑا کھاتا ہے اور کوئی بھی اپنے بھائی کی عزت کا دفاع نہیں کرتا اسے ان کے سامنے سے اٹھا کر دور کر دے (یعنی لوگوں کو اس کی غیبت سے منع کر دے)۔

جان لیں کہ کسی بھائی کی غیر موجودگی میں اس کا ایسا تذکرہ کرنا آپ پر حرام ہے جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ صحیحین (بخاری و مسلم) میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر خون، مال اور اس کی عزت حرام ہے۔ آدمی کے شرف، بزرگی اور کردار کو اس کی عزت کہتے ہیں۔

میرے بھائی! جان لیں کہ آپ کا اسلام اس وقت تک صحیح نہیں اور آپ کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں جب تک دوسرے مسلمان آپ کی زبان کے شر سے محفوظ نہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح بخاری میں سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کی حدیث روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی منع کردہ چیزوں کو چھوڑ دیا۔"

میرے مسلمان بھائیو! جان لیں کہ جب آپ نے اپنی زبان مسلمانوں کی بے عزتی کرنے کے لیے کھلی چھوڑ دی تو یہ اس چیز کی دلیل ہوگی کہ آپ کے دل میں ایمان پختہ اور راسخ نہیں ہوا۔ اس لیے کہ اگر آپ کے دل کی گہرائیوں میں ایمان اتر جاتا تو پھر وہ آپ کو لوگوں کی غیبت کرنے سے ضرور منع کرتا اور روکتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآنی تشبیہ میں بلاغت کے اہم نکات

① بھائی سے چونکہ بہت محبت ہوتی ہے لہٰذا شدتِ محبت کی وجہ سے بہت سے لوگوں میں بھائی کی لاش کو دیکھنے کی بھی ہمت نہیں ہوتی اس لیے جو شخص مردہ بھائی کا گوشت نوچ کر کھاتا ہے اس سے بڑھ کر شقی القلب اور سنگدل شخص اور کون ہو سکتا ہے!؟

② اضطرار کی حالت میں مردہ جانور کا گوشت کھانا جائز قرار دیا گیا لیکن مردہ جانور کے ہوتے ہوئے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کی اس وقت بھی نہ تو اجازت ہے اور نہ ہی انسان اس کو کھانا پسند کرے گا یعنی وہ مردہ بکری کا گوشت کھالے گا لیکن مردہ بھائی یا مردہ انسان کا گوشت نہ کھائے گا۔

غیبت نیکیوں کو کھا جاتی ہے

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب سنن ابی داؤد میں جید سند کے ساتھ سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا جو کہ عورتوں نے بھی اپنے گھروں میں سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے وہ گروہ جو اپنی زبان سے تو ایمان لایا ہے اور اپنے دل سے ایمان نہیں لایا۔ مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور نہ ہی ان کی عیب جوئی کرو، جس نے اپنے بھائی کے عیب تلاش کیے اللہ تعالیٰ اس کے عیب تلاش کرے گا اور اللہ تعالیٰ جس کے عیب تلاش کرتا ہے اسے اس کے گھر کے اندر ہی ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔

لوگوں کی عیب جوئی کی بجائے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر ایمان کو قوی اور مضبوط کرتا ہے لیکن لوگوں کا برا تذکرہ ایمان کو ضعیف اور کمزور کر دیتا ہے اور انسان کو شیطان کے قریب کر دیتا ہے۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت کہ اللہ کی قسم غیبت آدمی کے دین کو اتنی تیزی سے کھا جاتی ہے جیسے جسم کو خارش کی بیماری۔ اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کے ذکر کو وظیفہ حیات بنالو، اس لیے کہ وہ دوا ہے اور اپنے آپ کو لوگوں کے نقائص بیان کرنے سے بچاؤ اس لیے کہ وہ بیماری ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ آدمی بہت ہی قابل رحم ہے جو باجماعت نماز اور صبح وشام کے اذکار پر ہمیشگی کرتا ہے، کوئی دن بھی ایسا نہیں گزرتا جس دن اس نے قرآن مجید کا ایک پارہ تلاوت نہ کیا ہو لیکن اس کے باوجود رات کو سونے کے وقت اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوتی۔ اس کی اطاعت گزاری اور اس کی نیکیاں کہاں گئیں؟ اس نے لوگوں پر تقسیم کر دیں اور مفت میں بانٹ دی۔ اس لیے کہ اس نے ہر محفل میں لوگوں کی عزت پر حرف گیری کی۔ درحقیقت یہی آدمی مفلس ترین ہے، نیکیاں جمع کرتا ہے لیکن اس سے اس کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ اعمال کرتے کرتے تھک جاتا ہے لیکن استفادہ نہیں کر پاتا۔

ارکانِ اسلام پر کاربند بھی زبان اور ہاتھ کو کنٹرول نہ کر کے جہنم کا ایندھن بن سکتا ہے۔

پیارے محبوب ﷺ نے ایک دن فرمایا:

أَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ، قَالُوْا اَلْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ. قَالَ: اَلْمُفْلِسُ مِنْ أُمَّتِيْ مَنْ يَّأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ. (صحیح مسلم)

"کیا تم جانتے ہو کہ مفلس اور کنگال آدمی کون ہے؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ہم میں مفلس یعنی کنگال وہ ہے جس کے پاس درہم ہوں نہ دینار، تو آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں مفلس اور کنگال وہ آدمی ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا اور ایسی حالت میں آئے گا کہ کسی کو اس نے گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا۔ اس کی نیکیاں ان لوگوں میں تقسیم کی جائیں گی۔ اگر اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں قبل اس کے کہ اس کے ذمے قرض پورا ہو تو پھر ان کی برائیاں لے کر اس پر ڈال دی جائیں گی اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چپ رہیوں تے ملسن موتی نالے ملسن ہیرے
بول پیوں تے محمد بخشا نہ کدو نہ کھیرے

فائدہ ①: ہاتھ اور زبان کو شدت سے کنٹرول کریں ورنہ نمازیں پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا، روزہ رکھنے کا بھی سوائے بھوکا مرنے کے آگے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ ② حقوق العباد پر سختی سے عمل درآمد کریں۔ ③ اس حدیث کی رو سے گناہ سے بچنا نیکی کرنے کی طرح ہی ضروری ہے۔ ④ غیبت اور بہتان طرازی جیسے گناہ نیکیوں کے پہاڑ کو بھی ختم کر دیں گے۔ ⑤ رات دن نیکیاں کمانے کے باوجود بھی انسان ان گناہوں کو معمولی سمجھ کر جہنم کا ایندھن بن جائے تو اس کی پوری زندگی ناکامی اور نامرادی میں گزری۔

حسن بصری رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ فلاں آدمی نے آپ کی غیبت کی ہے تو انہوں نے اس کی طرف ایک تھال میں کھجوریں بھیج دیں اور کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے مجھے اپنی طرف سے نیکیوں کا تحفہ بھیجا ہے۔ پس میں نے ارادہ کیا کہ اس کا بدلہ چکاؤں، لہٰذا مجھے معذور سمجھیں کہ میں اس کا بدلہ مکمل طور پر چکانے کی سکت نہیں رکھتا۔

غیبت کی بنا پر عذاب قبر

اے غیبت کرنے والے قیامت کے دن سے پہلے قبر میں اپنی سزا غور سے سن لے:
صحیحین میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَمَا إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، بَلَى إِنَّهُ كَبِيرٌ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بَيْنَ النَّاسِ بِالنَّمِيمَةِ۔ [1]

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی چیز کی وجہ سے ان کو عذاب نہیں ہو رہا (جس سے بچنا مشکل ہو)۔ یہ بڑی چیز بھی ہے، کہ ان میں سے ایک تو اپنے پیشاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور دوسرا لوگوں کی چغلی کھایا کرتا تھا۔“

ابن ابی الدنیا کی ایک روایت میں ہے جو انہوں نے کتاب ”الصمت“ میں جید سند

[1] صحیح بخاری باب 218

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔

وَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ يَغْتَابُ النَّاسَ۔

"اور ایک ان دونوں میں سے لوگوں کی غیبتیں کرتا تھا۔"

اور طیالسی کی روایت میں ہے:

وَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ يَأْكُلُ لُحُوْمَ النَّاسِ۔

"ان دونوں میں سے ایک لوگوں کا گوشت کھاتا تھا۔"

غیبت کرنے والے کو غیبت کی وجہ سے قبر میں عذاب دیا جاتا ہے، لیکن قبر میں عذاب کیسے ہوگا؟ وہ اپنے چہرے کو ناخنوں سے نوچے گا، جس سے اس کے چہرہ، منہ، آنکھ اور ناک سے خون بہنے لگ جائے گا۔ جس طرح وہ دنیا میں لوگوں کی غیبتیں کرتا تھا، یہ اس کی پوری پوری جزا ہوگی۔

امام احمد اور امام ابوداود رحمہ اللہ نے صحیح سند کے ساتھ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:

اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَمَّا عَرِجَ بِيْ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ مَرَرْتُ عَلٰى اَقْوَامٍ يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ بِاَظَافِيْرِهِمْ فَقُلْتُ يَاجِبْرِيْلُ مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَغْتَابُوْنَ النَّاسَ وَيَقَعُوْنَ فِيْ اَعْرَاضِهِمْ۔ [1]

"بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مجھے معراج کرایا گیا تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جو اپنے ناخنوں سے اپنے چہروں کو نوچ رہے تھے تو میں نے کہا: اے جبرئیل علیہ السلام یہ کون لوگ ہیں؟ تو اس نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دوسروں کی غیبت کرتے اور ان کی عزت کے درپے رہتے تھے۔"

عذاب قبر کا علم (مشاہدہ) ہو جائے تو مردے دفن کرنا چھوڑ دو

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر (مجھے یہ ڈر نہ ہوتا) تم (اپنے مردے) دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا تمہیں عذاب قبر (کی آوازیں) سنوا دے۔ (صحیح مسلم کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمہا باب مقصد المحیت)

[1] ابو داؤد باب 4878

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیبت کی اقسام

غیبت کی پانچ اقسام ہیں:

① **بدن میں غیبت:** جیسے کسی سے کہا جائے کہ فلاں آدمی کوڑھ زدہ یا لمبے قد والا یا پست قد یا کالا یا پیلا یعنی زرد رنگ کا ہے یا کسی ایسے عیب کا تذکرہ کرنا جس کا ذکر کرنا ناپسند کیا جاتا ہے۔

② **حسب ونسب میں غیبت:** کسی میں نقص کے طور پر اس کے خاندان یا حسب و نسب کا تذکرہ کرنا، نہ کہ بطور تعارف کے، جیسے تم کسی کو کہو کہ یہ کسی اصل کا نہیں ہے، یہ کوئی خاندانی نہیں ہے یا کسی کو کمینہ کہنا یا یہ کہنا کہ توردی کی نوکری کا مال ہے یا کوئی ایسی عام صفت ہی ذکر کرنا، جس میں اس کی اہانت یا بے عزتی پائی جاتی ہو جیسے یہ کہنا کہ فلاں سطحی ذہن کا مالک ہے اور آپ کا مطلب یہ ہو کہ وہ کم فہم ہے یا فلاں کاشت کار ہے اور مطلب یہ ہو کہ وہ گنوار ہے۔

③ **اخلاق وکردار میں غیبت:** جیسے کہ فلاں تکبر کرنے والا ہے یا فلاں بخیل ہے، یا یہ کہنا کہ وہ ریاکار ہے یا فلاں جلدی غصے ہونے والا ہے یا بزدل ہے یا لاپرواہی کرنے والا ہے۔

④ **دنیاوی معاملات میں غیبت کرنا:** جیسا کہ آپ کسی کو کہیں وہ بہت زیادہ باتونی ہے۔ زیادہ سوتا ہے، میلے کپڑوں والا ہے، وہ اپنے ظاہر کا خیال نہیں رکھتا وغیرہ۔

⑤ **دین کے ساتھ تعلق رکھنے والے امور میں غیبت:** جیسا کہ آپ کسی کو کہیں کہ وہ چور ہے، وہ جھوٹا ہے، وہ شرابی ہے یا وہ اچھا وضو نہیں جانتا، وہ بے دین ہے، کپڑے لمبے چھوڑنے والا ہے، غیبتیں کرنے والا ہے، چغل خور ہے، اسے دین کی کسی چیز کی سمجھ نہیں۔

ابلیس کے مکروفریب سے بچو، غیبت کی یہ آخری قسم لغزش پا یا مقام ہے اس سے شیطان یہ خیال دلاتا ہے کہ یہ چیز تو دین میں نصیحت کے ضمن میں آتی ہے، نہیں بلکہ یہ رسوا کرنے کے ضمن میں آتی ہے، سچی نصیحت تو یہ ہے کہ تم تنہائی میں متعلقہ شخص سے رابطہ کرو اور اس کی کمزوری بتلادو۔ ظاہر میں اس کے لیے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اسے اس سے محفوظ فرمائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نصیحت تنہائی میں کی جائے

مجھے تنہائی میں نصیحت فرمایئے اور مجلس میں نصیحت سے گریز کیجئے کیونکہ لوگوں کے درمیان نصیحت کرنا ڈانٹ کی ایک قسم ہے جسے میں سننا گوارا نہیں کرتا۔

فوائد: ① محفل میں موجود بندہ اپنی بے عزتی محسوس کرتا ہے۔ ② محفل میں باقی لوگوں کے درمیان شرمسار ہوتا ہے۔ ③ محفل میں موجود تمام لوگوں کے دلوں میں اس کا احترام کم ہونے کا خدشہ ہے۔ ④ ہوسکتا ہے وہ اس دوران جذبات سے مشتعل ہو کر نصیحت کرنے والے سے بدتمیزی پر اتر آئے۔

غیبت کے اسباب

جب ایک باشعور مسلمان غیبت اور چغلی کے اسباب پر غور کرتا ہے تو اسے کئی چیزیں معلوم ہوتی ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

① غیبت کرنے والے کے دل میں دوسرے شخص کے متعلق بغض، عداوت اور غصہ ہوتا ہے اور وہ ذاتی انتقام اور غصہ کو ٹھنڈا کرنے کے لیے اس پر بہتان تراشی، اس کی غیبت اور چغلی کرتا ہے۔

② ذاتی فضیلت و شرف کا اظہار اور دوسرے کی تحقیر کرنا، مثلاً گفتگو کرتے ہوئے کسی کے متعلق یوں کہنا فلاں جاہل ہے وہ بات سمجھ نہیں سکتا یا عمدہ گفتگو نہیں کرسکتا وغیرہ، اس طرح کی باتوں سے وہ لوگوں پر اپنی فضیلت و شرف اور خامیوں سے براءت اور دوسرے کو کمتر ظاہر کرنا چاہتا ہے، یہ وہی خود پسندی ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے انسان کو ہلاک کرنے والی چیزوں میں شمار کیا ہے۔

③ دوست احباب کو راضی کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی اور گناہ کی مجالس میں شرکت کرنا خواہ اس کام سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے یہ ایمان کی کمزوری کی دلیل ہے۔

④ اہل علم واصحاب رائے کی کوتاہیوں پر تعجب کا اظہار کرنا، مثلاً کسی کا نام لے کر کہنا کہ فلاں سے بہتر کسی کو نہیں دیکھا مگر تعجب ہے کہ وہ عالم صاحب عقل یا بزرگ ہونے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باوجود اس طرح کی غلطیاں کرتا ہے، البتہ کسی کو خاص کئے بغیر صرف غلطی پر اظہار تعجب درست ہے۔

⑤ دوسروں کے ساتھ ہنسی مذاق کرنا اور انہیں کم تر ظاہر کرنا۔

⑥ گناہوں کا ارتکاب کرنے والے کسی شخص پر اللہ تعالیٰ کے لیے غصے کا اظہار کرنا مثلاً کسی کا نام لے کر یوں کہنا کہ "اسے اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں آتی، ایسے کام کرتے ہوئے وہ اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں محسوس کرتا وغیرہ اور ایسے اس کی توہین اور غیبت شروع کر دے۔"

⑦ **حسد:** ایک آدمی کے سامنے لوگ جب کسی کی تعریف کرتے ہیں تو وہ اس سے حسد کرنے لگتا ہے، پھر حاسد اس کے مداحوں کی نظر میں اس کا مرتبہ و مقام کم کرنے کے لیے اس کی غیبت شروع کر دیتا ہے تو ایسا شخص اپنی شخصیت اور سوچ کے لحاظ سے بڑا گندہ انسان ہوتا ہے۔

① ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اُنْظُرُوْا إِلٰی مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا إِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ، فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ))[1]

"اس کی طرف دیکھو جو تم سے کم تر ہے اور اس کی طرف نہ دیکھو جو تم سے بلند تر ہے، یہ زیادہ مناسب ہے کہ تم اللہ کی اس نعمت کو حقیر نہ جانو جو تم پر ہے"۔

② ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلٰی مَنْ هُوَ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰی مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ))[2]

"جب تم میں سے کوئی شخص مال و صورت میں اپنے سے افضل شخص کی طرف دیکھے تو وہ اپنے سے فضیلت میں کم تر شخص کو دیکھے"۔

[1] صحیح مسلم، کتاب الزهد- باب الدنيا سجن المؤمن: 2693

[2] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب لینظر إلى من هو أسفل منه: 6490؛ صحیح مسلم: 3963-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاسد کے شر سے بچاؤ کا وظیفہ

① حاسد کے شر سے بچنے کے لیے سورۂ فلق کی کثرت سے تلاوت کریں۔

② بیمار، حسد زدہ اور نظر بد کے شکار شخص کو یہ دم کریں:

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوتے تو جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کو یہ دم کرتے تھے:

((بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيكَ، وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ، وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ)) [1]

”اللہ کے نام سے وہ تجھے تندرست کرتے، تجھے ہر بیماری سے شفا دے، حاسد کے شر سے بچائے جب وہ حسد کرے اور ہر لگنے والی آنکھ سے محفوظ رکھے“۔

بچوں کو حاسد کے شر سے بچانے کا وظیفہ

بچوں کو حاسد کے شر اور نظر بد سے بچانے کے لیے یہ دم کیا کریں:

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو ان کلمات سے پناہ دیتے تھے:

((أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ)) [2]

”میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ ہر شیطان، ہر زہریلے جانور اور ہر لگنے والی آنکھ سے پناہ طلب کرتا ہوں“۔

⑧ لوگوں کے ساتھ مصنوعی ہمدردی اور مہربانی کا اظہار کرنا، مثلاً کسی کے متعلق دوسروں سے کہے کہ ”میں اس بیچارے کے متعلق بہت پریشان ہوں کہ وہ کس طرح گناہوں سے آلودہ ہوتا جارہا ہے مجھے اس پر بہت رحم آتا ہے۔ وغیرہ

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

[1] صحیح مسلم، کتاب الأداب، باب الطب والمرض والرقى: 2185

[2] صحیح بخاری 3371

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَيْلٌ لِّلَّذِیْ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ وَيْلٌ لَّهُ وَيْلٌ لَّهُ.

"جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے اس کے لیے ہلاکت، بربادی اور تباہی ہے۔"

⑨ کسی پر گناہ کا الزام لگا کر خود اس سے بری ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں نے یہ کام کیا ہے۔ اس کی ذمہ داری اور عیب دوسرے پر ڈال کر خود کو خامیوں سے بری ظاہر کرتا ہے۔

⑩ یہ تصور و گمان کہ شاید فلاں اس کے دوستوں یا کسی عظیم آدمی یا حکمران کے پاس اس کے خلاف گواہی دینا چاہتا ہے یا اس کی توہین کرنا چاہتا ہے اس لیے یہ اس سے پہلے ان کے پاس جا کر اس کی غیبت کرتا ہے تاکہ اس کا مرتبہ و مقام اور اعتبار ان کی نظر میں ختم ہو جائے۔

غیبت پر آمادہ کرنے والی سات اشیاء

① غصے کو ٹھنڈا کرنا:

یعنی جب آپ کے اور دوسرے کسی شخص کے درمیان کوئی جھگڑا ہو گیا تو اس کی برائیاں اور نقائص مجلسوں میں بیان کر کے اپنا غصہ ٹھنڈا کرنا۔ حالانکہ صبر کرنا چاہیے کیونکہ اِن اللہ مع الصابرین۔ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

② دوستوں کی مجالس:

جو دوسروں کے بے عزتی کا تذکرہ کرتے اور اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں، بجائے اس کے کہ آپ ان کو روکیں یا ڈانٹیے بلکہ خود بھی ان سے تعاون کرتے ہیں۔ ایسے لوگ اگر اللہ تعالیٰ کا فرمان ملاحظہ کریں تو یقیناً ترک کر جائیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الزخرف میں بیان فرمایا:

﴿اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ﴾ (الزخرف:٦٧)

"اس دن بہت سے گہرے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے ماسوائے متقین کے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ دوسروں کی تنقیص اور اپنی تعریف کرنا:

جیسے کسی آدمی کا اس کے پاس تذکرہ کیا جائے اور اس کی فضیلت، علم اور شرف کو بیان کیا جائے تو وہ کہے کہ ہاں اسی طرح ہے لیکن اس میں یہ یہ چیز بھی ہے یعنی اس کی برائیاں بیان کرے اور اس کو شیطان یہ سمجھاتا ہے کہ یہ بھی نصیحت کی ایک قسم ہے حالانکہ اگر یہ نصیحت کرنے میں سچا ہوتا تو اسے علیحدگی اور تنہائی میں نصیحت کرتا نہ کہ لوگوں میں ذلیل ورسوا کرتا۔

④ حسد:

جیسا کہ وہ لوگوں کی باتیں سنتا ہے، جو ایک آدمی کی تعریف کرتے ہیں تو اس کے دل میں حسد کی آگ بھڑک اٹھتی ہے، وہ اس کی نعمت کے ختم اور زائل ہونے کی تمنا کرتا ہے، لیکن اس کا کوئی طریقہ نہیں کہ اسے ختم کرسکے، لہٰذا وہ اس میں طعن وتشنیع سے کام لیتا ہے کہ لوگ اس کی موجودگی میں اس شخص کی تعریف کرتے ہیں۔ یہی حسد کی علامت ہے اور اگر یہ غیبت کرنے والا قضاوقدر پر ایمان ویقین رکھتا ہوتا تو حسد کے اس درجے تک نہ پہنچتا۔ اس لیے کہ نعمتیں دینا تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے جو علم وحکمت والا ہے۔

⑤ استہزاء اور مذاق:

اس آدمی کی طرح جو بیٹھے ہوئے لوگوں کو ہنسانے کی غرض سے دوسروں کی غیبتیں کرتا ہے گویا کہ اسے اپنے مسلمان بھائی کی تذلیل کرنے کے علاوہ اور کوئی کام ہی نہیں، کیا وہ غیبت کرنے والا نہیں جانتا کہ یہ بہت بڑی برائی اور بڑا گناہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''کسی آدمی کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔''

(صحیح مسلم)

www.kitabosunnat.com

زبان کی حفاظت پر جنّت کی ضمانت

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو مجھے اس چیز کی جو دونوں جبڑوں (یعنی زبان) اور دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی ضمانت دے دے تو میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔[۱]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بندہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے ایک بات زبان سے نکالتا ہے اسے وہ اہمیت نہیں دیتا مگر اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے اور ایک دوسرا بندہ ایک ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے جو اس کی ناراضگی کا باعث ہوتا ہے اور اس کو کوئی اہمیت نہیں دیتا اور اسی وجہ سے وہ جہنم میں چلا جاتا ہے۔[۲]

فائدہ: اس فرمانِ نبوی ﷺ کی رو سے ہمیں اپنی زبان پر قابو رکھنا چاہیے اور اچھی بات کہیں یا پھر خاموش رہیں۔ کسی کی غیبت کرنا ایک کبیرہ گناہ اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔

⑥ رحم دلی کا اظہار:

مثال کے طور پر کوئی آدمی یہ کہے کہ فلاں مسکین آدمی کے معاملہ نے مجھے بڑا غمگین کر دیا ہے اب اس کی حالت یہ ہے کہ وہ فجر کی نماز میں سستی کرنے لگ گیا ہے یا اس نے اپنی داڑھی منڈوالی ہے یا یہ کہنا کہ وہ فلاں گناہ میں پھنس گیا ہے۔ اگر یہ غیبت کرنے والا اس کے ساتھ شفقت کا اظہار کرنے میں سچا ہے تو اس کے گناہ لوگوں میں پھیلانے پر بھی اسے غم ہوتا اور وہ اس کے لیے ضرور دعا کرتا یا علیحدگی میں اسے نصیحت کرتا۔

⑦ البغض فی اللہ میں تکلّف کرنا:

مثال کے طور پر کوئی آدمی یہ کہتا ہے کہ فلاں آدمی کی طرف دیکھو وہ کیسے اللہ تعالیٰ کی حدود کو پھلانگ رہا ہے یا اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حرمتوں کو پامال کر رہا ہے۔ اگر یہ آدمی واقعتاً غیرت والا ہوتا تو بجائے چغلی پر اکتفا کرنے کے اس کا سامنا کرتا۔ اس سے ناراضگی کا اظہار کرتا اور برائی سے منع کرتا۔ صرف زبانی تبصرہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ شخص یا تو مسئلے کا علم نہیں رکھتا یا اس کی نیت درست نہیں۔

---

[۱] صحیح بخاری الرقاق: 2474

[۲] صحیح بخاری: 6478

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متقی لوگ غصہ پی جاتے ہیں

اللہ تبارک وتعالیٰ متقین کے اوصاف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

﴿الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ [1]

"(متقین وہ ہیں) جو خوش حالی اور تنگی میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو پی جانے والے ہیں اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

اصل پہلوان جو غصے پر قابو پائے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ)) [2]

"مقابل کو بہت پچھاڑنے والا اصل طاقتور نہیں، اصل طاقتور وہ شخص ہے جو غصے کے وقت اپنے اوپر قابو رکھے۔"

غصے کو دور کرنے کے طریقے

① غصے کی حالت میں أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کہیں:

جو شخص غصے اور اشتعال میں ہے وہ غصہ ختم کرنے کے لیے أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھے تو یقیناً اس کا غصہ دور ہو جائے گا اور وہ طیش میں آکر زیادتی اور جبر کرنے سے باز رہے گا۔

② اگر کھڑے ہیں تو بیٹھ جائیں اور بیٹھے ہیں تو لیٹ جائیں:

شدید غصے اور اشتعال کی صورت میں اگر آپ کھڑے ہیں تو بیٹھ جائیں اور بیٹھنے سے بھی

[1] آل عمران: 134/3

[2] صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب الحذر من الغضب: 6114؛ صحیح مسلم، کتاب الأدب، باب فضل من يملك نفسه عند الغضب: 2609

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غصہ ختم نہ ہو تو لیٹ جائیں اس طریقہ کار سے آپ کا غصہ ضرور ٹھنڈا ہو گا اور اوسان بحال ہو جائیں گے۔

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا:

((إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ الْغَضَبُ عَنْهُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ)) [1]

جب تم میں سے کسی کو غصے آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اگر غصہ دور ہو جائے تو ٹھیک ورنہ لیٹ جائے۔

مجھے وصیت کیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَغْضَبْ، فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: لَا تَغْضَبْ)) [2]

"غصہ مت کر، پھر اس نے یہ سوال کئی بار دہرایا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہی) فرمایا کہ غصہ نہ کر"۔

غیبت سے کیسے نجات حاصل کی جائے؟

پانچ کام کرنے سے آدمی غیبت سے چھٹکارہ حاصل کر سکتا ہے جو حسبِ ذیل ہیں:

① یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ غیبت ان گناہوں میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غصے کا سبب بنتے ہیں۔ وہ باتیں جو غیبت کی مذمت میں ہم نے ذکر کی ہیں ان کو اپنے ذہن میں جگہ دیں۔

② یہ جان لیجیے کہ غیبت کرنے سے آپ کی نیکیاں قیامت کے روز اس شخص کی طرف منتقل ہو جائیں گی جس کی آپ نے غیبت کی ہے حتیٰ کہ آپ افلاس کے درجہ تک پہنچ جائیں گے جبکہ اس دن تو آپ ایک ایک نیکی کے لیے ترس رہے ہوں گے۔

③ کیا آپ اپنے حق میں غیبت کو پسند کرتے ہیں کہ مجلسوں میں آپ کا مذاق اڑایا

[1] سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب ما يقال عند الغضب: 4782؛ مسند أحمد: 152/5؛ صحيح ابن حبان: 5688، صحيح.

[2] صحیح بخاری 6116

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے؟ یقیناً نہیں تو پھر لوگوں سے بھی ایسا سلوک کریں جیسا کہ آپ اپنے لیے پسند کرتے ہیں۔ (یہی ایمان کا تقاضا ہے)۔

④ اپنے دل کو غیبت پر اکسانے والے اسباب سے پاک کریں مثلاً کینہ، حسد، مدح، پسندی اور ریاکاری کی محبت اور اس طرح کے دوسرے دل کے امراض وغیرہ۔

⑤ جب نفس کسی مسلمان کے عیب پر اکسائے تو اپنے نفس میں جھانک کر دیکھیں کہ کیا یہ عیوب آپ میں تو نہیں؟ آپ یقیناً اس سے بھی بڑا عیب یا اس جیسا پائیں گے۔ اگر آپ نہ پائیں تو اس بات پر غور کریں کہ اپنے کو لوگوں کے عیوب تلاش کرنے میں مشغول کرنا ہی سب سے بڑا عیب ہے۔

نہ تھی جب ہمیں اپنے عیبوں پر نظر
رہے دیکھتے لوگوں کے عیب و ہنر
پڑی جب ہمیں اپنے عیبوں پر نظر
تو کوئی بھی جہاں میں برا نہ رہا

نیک نے نیک جانا بد نے بد جانا مجھے
جتنا کسی کا ظرف تھا اتنا پہچانا مجھے

اے زاہد کسی رند کو نگاہِ کم سے نہ دیکھ
کیا پتہ اللہ کو تو ہے یا وہ پسند

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت کی آموز باتیں

کہ اے آدم کے بیٹے! تو ایمان کی حقیقت کو نہیں پا سکتا جب تک تو لوگوں کی عیب جوئی سے پرہیز نہیں کرتا جو تجھ میں بھی ہے۔ پہلے اپنی ذات کی اصلاح کر، اگر تو نے یہ کام کر لیا تو تو اپنی ہی ذات میں مشغول ہوگا۔ اور ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے بندوں میں بہت پسندیدہ ہے، جو اس طرح کا ہو جائے۔ جب تجھے تیرا نفس لوگوں کے عیب ذکر کرنے کی دعوت دے تو تو اپنے نفس سے یہ پوچھ کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ کیا تو نے آج پانچوں نمازیں باجماعت ادا کی ہیں؟
☆ کیا تو تہجد کی نماز پڑھنے کے لیے سحری کے وقت اٹھا تھا؟
☆ کیا تو نے آج ایک پارہ قرآن کریم کی تلاوت کی ہے؟
☆ کیا تو نے آج مسلمانوں کے لیے دعا کی ہے؟
☆ کیا تو نے آج مظلوم، لاچار، مغلوب اور مقہور مسلمانوں کے لیے دعا کی ہے؟
☆ کیا تو نے آج اپنے والدین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھا ہے؟
☆ کیا آج تو نے کوئی صدقہ کیا ہے؟
☆ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر اس ہفتہ میں ایک دن روزہ رکھا ہے؟
☆ کیا تو نے آج اپنی نمازیں خشوع و خضوع سے ادا کی ہیں؟ جس میں تکبیر اولیٰ سے لے کر سلام تک اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ تھا۔ اور یہ سب سے مشکل ترین سوال ہے۔
☆ کیا آج تو نے اشراق و چاشت کی نماز پڑھی ہے؟
☆ کیا آج تو نے کثرت سے اپنی موت کو یاد کیا ہے اور اس کی تیاری کی ہے؟
☆ کیا آج تو نے بارہ رکعات سنن رواتب ادا کی ہیں؟
☆ کیا آج تو نے صبح و شام کے اذکار پڑھے ہیں؟
☆ کیا آج تو نے کسی بیمار کی عیادت کی ہے؟
☆ کیا آج تو نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کر کے اپنی آنکھوں سے آنسو بہائے ہیں؟

آپ اس میں لازمی طور پر کوتاہی محسوس کریں گے پس آپ کوشش کریں کہ آپ اپنی کمی اور کمزوری کا ازالہ کر سکیں اور جن چیزوں کا ازالہ کرنا ممکن نہیں تو ان پہ ندامت کا اظہار کریں اور اپنے گناہوں کے لیے وقت گزرنے سے پہلے پہلے استغفار کریں۔

غیبت سے بچنے کا طریقہ

غیبت سے بچنے کے دو طریقے ہیں:

① انسان اپنے آپ کو یہ سمجھائے کہ وہ غیبت کر کے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے غصے کا نشانہ بن جائے گا جیسا کہ ارشاد نبوی ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ایک شخص اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ کلمہ بولتا ہے اسے اس کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کلمہ کے بدلے قیامت تک کے لیے اپنی رضا مندی لکھ دیتا ہے اور ایک شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا کلمہ بولتا ہے لیکن اس کی قباحت کا اندازہ نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے قیامت تک اپنی ناراضگی تحریر کر دیتا ہے۔"

یہ بات بھی ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ کسی کی غیبت کرنے کی وجہ سے آخرت میں اپنی نیکیاں دینا پڑیں گی اور اگر نیکیاں نہ ہوں گی تو اس کے گناہ اپنے سر لینا پڑیں گے۔ پھر صرف ایک نیکی کی کمی یا ایک گناہ کی زیادتی کے باعث گناہوں کا پلڑا بھاری ہونے کی وجہ سے اسے جہنم کی آگ میں داخل کر دیا جائے گا، اللہ عزوجل کے سامنے جھگڑے، لوگوں کے مطالبے، سوالات و جوابات اور محاسبے کی ذلت کے علاوہ صرف نیکیوں میں کمی بہت بڑی سزا ہے۔

غیبت سے توبہ کا طریقہ

غیبت کرنے والے نے اگر کسی مسلمان کی غیبت کی ہے تو جس وقت جھگڑے، فساد اور مزید کسی فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو اس کے سامنے اپنی غلطی کا اعتراف کر کے اس سے معافی کی درخواست کرے اگر متعلقہ شخص کے سامنے اعتراف کرنے سے کسی فتنہ کا اندیشہ ہو تو جن مجالس میں اس کی غیبت کرتا رہا ہے وہاں اس کا اچھا تذکرہ کرے، اس کی نیکیاں اور خوبیاں بیان کرے، اس کے لیے دعائے خیر کرے اور اس کا دفاع کرے۔ توبہ کی دوسری شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے بساط بھر غیبت کو روکنے کی کوشش کرے تو اس کے یہ کام سابقہ اعمال سیئہ کا کفارہ بن جائیں گے۔ ان شاء اللہ

غیبت خور کو احساس ندامت سے

یہ دعائے نبویؐ اکثر و بیشتر پڑھنی چاہیے

① پہلے تو غیبت خور نے جس کی غیبت کی ہے اس کے پاس جا کر اپنا یہ عذر پیش کرے اور درخواست کرے کہ وہ اسے اللہ کی رضا کے لیے دل سے معاف کر دے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ اگر غیبت خور کو یہ خوف و خطرہ لاحق ہو کہ جس کی میں نے غیبت کی ہے وہ مجھ سے لڑ پڑے گا اور فتنہ بڑھنے کا اندیشہ ہو تب دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اشک بہا بہا کر اپنے تمام کبیرہ و صغیرہ گناہوں کی اکثر و بیشتر معافی اللہ کے سامنے مانگتا رہے اور اپنی دعاوں میں اس دعا کو خصوصاً اور لگاتار پڑھے انشاءاللہ، اللہ تعالیٰ اپنی وسیع رحمت و مغفرت کی بدولت اس غیبت خور کو معاف کر دے گا۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّمَا الْمُؤْمِنِيْنَ آذَيْتُهُ شَتَمْتُهُ لَعَنْتُهُ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَزَكَاةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔[1]

اے اللہ میں تجھ سے ایک عہد لیتا ہوں جس کے تو بالکل خلاف نہ کرے گا چنانچہ میں انسان ہوں۔ سو مومنوں میں سے جس مومن کو میں نے تکلیف دی ہو، گالی دی ہو، لعنت کی ہو۔ یا مارا ہو تو اس کے لیے (اس زیادتی کو) رحمت، پاکی، اور قربت کا سبب بنا دے کہ تو اس کے سبب اسے روز قیامت اپنے قریب کرے۔

غیبت کا کفارہ

جان لیں کہ غیبت کبیرہ گناہوں میں سے ہے اور اس گناہ کے بڑا ہونے کی دو وجوہات ہیں۔ ایک وجہ تو یہ ہے کہ یہ گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ متعلق ہے اس لیے کہ اس غیبت کرنے والے نے ایسے فعل کا ارتکاب کیا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اور اس کی معافی توبہ و استغفار کے ذریعے ہوگی اور دوسری وجہ یہ ہے کہ بندے کا حق ہے اور اس حق سے معافی ممکن نہیں جب تک کہ صاحب حق معاف نہ کر دے۔ اگر اس نے آپ کو معاف کر دیا تو اس کا حق ساقط ہو گیا اور اگر اس نے انکار کر دیا تو یہ حق معلق رہے گا حتی کہ آپ کی نیکیوں میں سے قیامت کے دن اسے بدلہ دیا جائے گا۔

کیا صاحب حق پر واجب ہے کہ وہ معاف کرے؟

اس پر یہ واجب نہیں ہے بلکہ اس کے لیے مستحب ہے اگر چاہے تو معاف کر دے اور

[1] صحیح بخاری 6361، صحیح مسلم 2601

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چشم پوشی سے کام لے اور اگر نہ چاہے تو معاف نہ کرے مثلاً ایک آدمی نے کچھ پیسے چوری کیے اور اس نے ارادہ کیا کہ وہ توبہ کرلے تو اس پر لازم ہے کہ اپنے کیے ہوئے گناہ پر نادم ہو اور گناہ کرنا چھوڑ دے، اپنے گناہ سے توبہ کرلے اور صاحب مال کا مال واپس کر دے یا صاحب مال سے معافی مانگ لے، پس اگر وہ چاہے تو معاف کر دے اور اگر چاہے تو معاف نہ کرے، بلکہ اپنا حق لینے پر اصرار کرے۔ پس اس طرح غیبت ہے۔ اس لیے کہ معنوی حق بھی مادی حق کی طرح ہے بلکہ یہ کبھی اس سے بھی زیادہ سنگین ہوتا ہے، اس لیے کہ بعض اوقات کسی مسلمان کے بارے میں ایسا کوئی لفظ کہہ دیا جاتا ہے تو وہ اس کے لیے بہت سارے مال سے بھی زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ بعض سلف صالحین تو کسی کو اپنی غیبت معاف نہیں کرتے تھے۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے مجھ پر ظلم کیا میں اسے معاف نہیں کرتا۔ اور ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کیا میں نے اسے حرام کیا ہے کہ اب اسے حلال کروں؟ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس پر غیبت کو حرام کیا ہے اور میں اس چیز کو حلال کبھی نہیں کر سکتا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔

غیبت کی سب سے شدید ترین قسم

میرے بھائیو! جان لو کہ غیبت کی شدید ترین قسم اہل علم اور مبلغین کی عزتوں کے درپے ہونا ہے۔ اس لیے کہ ان کی غیبت کرنے سے لوگ ان کی دعوت سے دور ہو جائیں گے جو کہ اسلام کی دعوت ہے۔ لوگوں کو ان سے بدظن کرنا حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے راستے سے بدظن کرنا ہے۔ لہٰذا طالب علموں اور دعوت کا کام کرنے والے لوگوں کے عیوب کا تذکرہ کرنا ان کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکنا ہے، ایسا کام نہ کیجیے گا۔ امام ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اے میرے بھائی! جان لیجیے اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اپنی رضا کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ان لوگوں میں سے بنائے جو اس سے ڈرنے والے اور تقویٰ اختیار کرنے والے ہیں (جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے) بے شک علماء کا گوشت بڑا زہریلا ہے اور علماء کی تنقیص کرنے والوں کی پردہ دری کرنے میں اللہ تعالیٰ کا قانون معروف ہے، جس نے علماء کی تنقیص و بے عزتی کرنے کے لیے اپنی زبان کو کھلا چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کو موت سے قبل دل کی موت کی آزمائش میں مبتلا نہ کر دے۔ لہٰذا ان لوگوں کو ڈر جانا چاہیے جو اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں کہ کہیں ان کو کوئی آزمائش آلے یا کوئی دردناک عذاب پہنچے۔

ایک خیر خواہ دوست کی تلاش

میرے بھائیو! میں آپ سے یہ راز کی بات بھی نہیں چھپانا چاہتا کہ میں کئی سالوں سے ایسا سچا دوست تلاش کر رہا ہوں جو مجھے اس وقت نصیحت کرے جب میں غافل ہو جاؤں۔ اگر میں بھول جاؤں تو وہ مجھے یاد کرائے۔ اگر میں اس کے سامنے کسی کی غیبت کروں تو اس وقت وہ مجھے ڈانٹے، لیکن ابھی تک میں نے ایسا نہیں پایا، اگرچہ ایسا شخص لوگوں میں کم یاب ہے بلکہ کوہ نور ہیرے سے بھی زیادہ نادر ہے لیکن میں ناامید نہیں ہوں میں عنقریب تلاش کر لوں گا اور میں تلاش کر رہا ہوں کہ اس کو پالوں اور حاصل کر لوں، ① میں نے رات کو قیام کرنے والا حاصل کر لیا، ② میں نے حافظ قرآن بھی حاصل کر لیا، ③ میں نے ایسا آدمی بھی حاصل کر لیا جو اپنی نظروں کو پست رکھتا ہے، ④ میں نے ایسا دوست بھی حاصل کر لیا جو جھوٹ سے اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے، ⑤ میں نے ایسا دوست بھی حاصل کر لیا جو حلال کھانے کا پورا پورا اہتمام کرتا ہے، ⑥ میں نے ایسا دوست بھی حاصل کر لیا جو اپنے نفس پر دوسرے مسلمان بھائی کو ترجیح دیتا ہے، ⑦ میں نے ایسا دوست بھی حاصل کر لیا جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں بہت زیادہ خرچ کرنے والا ہے لیکن مجھے ایسا کوئی دوست نہیں ملا جو مجھے اس وقت غیبت سے منع کرے جب میں غیبت کرنے لگوں۔

میں نے صرف ایسا دوست پایا ہے جب وہ سنتا ہے کہ میں لوگوں کی غیبتیں کر رہا ہوں تو وہ میرے ساتھ اس برے تذکرے میں شریک ہو جاتا ہے اور دوسرا دوست ایسا ہے کہ اس کا دل گھٹتا ہے لیکن وہ مجھے بات کہنے سے شرماتا ہے کہ "اللہ تعالیٰ سے ڈرو" اور تیسرا ایسا ہے جو ہمیشہ چپ رہتا ہے نہ میری موافقت کرتا ہے اور نہ ہی مخالفت اور جو تمہارا دوست غیبت کی باتیں خود شروع کر دیتا ہے۔

میرے بھائی! جب تجھے ایسا دوست مل جائے تو اسے غنیمت سمجھنا وہ جوہر نایاب ہے بلکہ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سونے اور چاندی سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔

وہ امور جن میں غیبت جائز ہے

امام نووی شرح مُسلم میں بیان کرتے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں، غیبت ضرورت شرعیہ کی بنا پر مباح (جائز) ہے اس کے چھ اسباب ہیں۔[1]

① مظلوم کے لیے جائز ہے:

کہ وہ قاضی کے پاس جا کر اپنے اوپر ہونے والا ظلم بیان کرے اور کہے کہ فلاں نے مجھ پر اس طرح ظلم کیا ہے یا اس نے میرا حق چھینا یا میری زمین غصب کی ہے وغیرہ۔ تاکہ اسے انصاف مل سکے۔

② برائی روکنے کے لیے مدد طلب کرنا:

کسی برائی کا تذکرہ اس آدمی کے پاس کرنا جو اس کے روکنے اور اسے راہ راست پر لانے کی طاقت رکھتا ہے۔ مثلاً کوئی نوجوان نماز نہیں پڑھتا تو اس کے والد کو بتانا یا نوجوان آوارہ گردی کرتا ہے تو یہ برائی اس کے والد کے پاس بیان کرنا اس کی اصلاح کی غرض سے نہ کہ اس کو ذلیل کرنے اور اس کی تشہیر کرنے کے لیے ہاں اگر وہ پوشیدہ طور پر اس کو نصیحت کرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو یہ زیادہ بہتر ہے، اسی طرح اگر اس نے کسی ملازم یا کلرک کو رشوت لیتے ہوئے دیکھا تو افسر کو اس کے رشوت لینے کی خبر کرنا وغیرہ۔

③ فتویٰ لینے کے لیے:

کسی مفتی سے فتویٰ پوچھنا کہ میرے والد نے یا میرے بھائی نے یا میرے چچا نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔ آپ شرعی طریقہ بتلائیں کہ میں اس سے اپنا حق لے سکوں؟ یا میرے قریبی رشتہ دار میرے ساتھ فلاں معاملہ میں برا سلوک کرتے ہیں تو ان کے بارہ میں میں کیا مؤقف اختیار کروں؟ یا میں کیسے ان سے صلہ رحمی کروں؟ لیکن افضل اور بہتر یہ ہے وہ سوال ایسے انداز میں کرے کہ اس میں ناموں کا ذکر نہ ہو۔ مثلاً کہے کہ اس آدمی کے متعلق شرعی حکم کیا ہے جس نے

[1] شرح صحیح مسلم 142/16، وریاض الصالحین 489، والاذکار 290

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے ماموں کے ساتھ ایسے ایسے کیا ہے؟ اگر وہ نام لے لے تو پھر بھی اس کے لیے جائز ہے۔

((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَتْ هِنْدُ اِمْرَءَةُ اَبِيْ سُفْيَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَلَيْسَ يُعْطِيْنِيْ مَا يَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ: خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ)) [1]

"ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی بیوی ہندہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ ابو سفیان بخیل آدمی ہے وہ مجھے اتنا خرچ نہیں دیتا جو مجھے اور میرے بیٹے کو کفایت کر سکے، میں اس کے مال سے کچھ لے لیتی ہوں اس حال میں اس کو اس کا علم نہیں ہوتا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اتنا لے لیا کرو جتنا تجھے اور تیرے بیٹے کو کفایت کر سکے۔ تو اس حالت میں نبی اکرم ﷺ نے اسے غیبت سے منع نہیں فرمایا: اگر یہ شکایت غیبت کے زمرے میں آتی تو آپ ﷺ ضرور منع فرماتے۔"

④ مسلمانوں کی خیر خواہی کے لیے

مجروح راویوں اور گواہوں پر جرح کرنا جائز ہے اس پر اجماع امت ہے بلکہ یہ بعض اوقات ضرورت کی بنا پر واجب ہے۔

مشورہ لینے والے کو کسی عیب پر مطلع کرنا مثلاً شادی کے بارہ میں مشورہ یا کام میں شراکت یا مال محفوظ رکھنے کے بارہ میں یا کسی کے ساتھ معاملات کرنے یا کسی کا پڑوس اختیار کرنے والے کو مشورہ دینا (اس وقت بھی عیب بیان کرنا جائز ہے)۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا اسے آنے دو یہ خاندان کا انتہائی برا شخص ہے۔ [2]

اگر آپ کے پاس کوئی آدمی آئے اور وہ آپ سے ایسے آدمی کے بارہ میں پوچھے جو اس کی

[1] صحیح بخاری 5364، صحیح مسلم 1714

[2] صحیح بخاری 6054، صحیح مسلم 2591

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیٹی سے رشتہ کرنا چاہتا ہے، وہ آپ سے کہتا ہے کہ فلاں آدمی کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو آپ کے لیے جائز ہے بلکہ آپ پر واجب ہے کہ اس کے عیوب کو بیان کر دیں۔ اگر آپ اسے جانتے ہیں، مثلاً آپ کہیں یہ آدمی انتہائی کنجوس ہے یا آپ یہ کہیں کہ یہ آدمی نماز میں سستی کرنے والا ہے یا دھوکے باز ہے۔ اسی طرح جو کسی آدمی کے ساتھ تجارت میں شراکت کرنا چاہتا ہے اور آپ سے مشورہ پوچھتا ہے اگر آپ جانتے ہیں کہ یہ آدمی لوگوں کا مال کھا جاتا ہے تو آپ پر واجب ہے کہ اس کی اس برائی کو بیان کر دیں تاکہ کسی کا نقصان نہ ہو۔

⑤ تعارف کروانا:

اگر کوئی انسان کسی لقب کے ساتھ معروف ہو جیسے لنگڑا، نابینا، چھوٹی آنکھوں والا، اس طرح اس کا نام بن جائے اور وہ صرف اسی نام سے ہی معروف ہو۔ اس شخص پر کوئی گناہ نہیں جو یہ کہتا ہے: البتہ اصل نام سے پکارنا افضل ہے۔

((رَوٰی اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ))

"ابو الزناد نے اعرج (لنگڑے) سے اور اس نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا ہے۔"

تو اس طرح روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور اس کے علاوہ اس کی حقارت کا ارادہ نہ ہو بلکہ اس سے اس کا تعارف مقصود ہو۔

⑥ اعلانیہ فسق کرنے والا:

جو سر عام بندوں میں اپنے فسق و فجور کا تذکرہ کرنے والا ہو۔ جیسے ہیجڑا، اعلانیہ شراب پینے والا، اعلانیہ لوگوں کا مال کھانے والا، فحش و بے حیائی کے کام کر کے اس پر اترانے والا یا ان جیسے کام کرنے والا، ایسی صورت میں مسلمانوں کو نصیحت کرنے کے لیے ایسے آدمی کا تذکرہ اور اس کے عیوب کو بیان کیا جا سکتا ہے۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فاجر آدمی کے لیے کوئی احترام نہیں ہے آپ کی مراد تھی کہ اعلانیہ فسق کرنے والا یعنی وہ آدمی جو فسق کرنے کے بعد اس پر فخر کرتا ہے اور اسے بیان کرتا ہے نہ کہ وہ فاسق جو اپنے گناہ کو چھپانے والا ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چغلی کی وعید

یہ وہ شخص ہے جو لوگوں کے درمیان باتیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ ان میں فساد پھیلا دے یہ اساس کا بیان ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ یہ مسلمانوں کے اجماع سے حرام ہے۔ اس کی حرمت پر کتاب و سنت سے دلائل واضح ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝﴾ (القلم:۱۰۔۱۲)

"اور ہر گز ایسے شخص کے دباؤ میں نہ آؤ جو بہت قسمیں کھانے والا بے وقعت آدمی ہے طعنے دیتا ہے، چغلیاں کھاتا پھرتا ہے، بھلائی سے روکتا ہے، ظلم و زیادتی میں حد سے گزر جانے والا ہے، سخت بداعمال ہے۔"

اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے:

﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ﴾ (الھمزۃ:۱)

"تباہی ہے ہر اس شخص کے لیے جو لوگوں پر طعن (کرنے) اور پیٹھ پیچھے برائیاں کرنے کا خوگر ہو۔"

چغل خور جنت میں نہیں جائے گا

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ.

"سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔" (صحیح مسلم ۱۶۵)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ؟ هِيَ النَّمِيمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محمد ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں بتاؤں "العضہ" کیا ہے؟ یہ لوگوں کے درمیان کی جانے والی چغلی ہے۔"

ابن عبدالبر امام یحییٰ بن کثیر رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ چغل خور اور جھوٹا ایک گھنٹے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اتنا فساد پھیلا دیتے ہیں جتنا جادوگر ایک سال میں نہیں پھیلا سکتا۔ چغلی بھی جادو کی قسم ہے کیونکہ چغلی اور جادو دونوں میں لوگوں کے درمیان اختلاف، دوست احباب کے دلوں میں نفرت اور شر و فساد پیدا کیا جاتا ہے۔

جس کے پاس چغلی کی جائے اس کی ذمہ داری

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جس کے پاس چغلی کی جائے کہ فلاں تیرے متعلق ایسے کہہ رہا تھا یا تیری نقل اتار رہا تھا اسے درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔"

① چغل خور کی بات کی تصدیق نہ کرے کیونکہ وہ فاسق ہے اور فاسق کی خبر بلا تحقیق قبول کرنا جائز نہیں ہے۔

② اسے چغلی کرنے سے منع کرے اور اس کی قباحت واضح کرے اور نصیحت کرے۔

③ ایسے شخص کو اللہ کے لیے ناپسند کرے کیونکہ وہ اپنی اس حرکت کی وجہ سے اللہ کے ہاں ناپسندیدہ ہے اور جو اللہ کے ہاں ناپسندیدہ ہو اسے ناپسند کرنا واجب ہے۔

④ اپنے غیر موجود بھائی (جس کی بات نقل کی جا رہی ہے) کے بارہ میں برا گمان نہ کرے۔

⑤ اس چغلی کی وجہ سے تجسس اور کرید شروع نہ کر دے۔

⑥ جس کام سے چغل خور کو منع کر رہا ہے خود وہ کام نہ کرے اور نہ ہی اس کی چغلی آگے نقل کرے کہ فلاں نے ایسا کہا ہے کیونکہ اس طرح وہ خود چغل خور بن جائے گا۔

دورخا (دوغلا) انسان

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَأْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ))[1]

"تم قیامت کے دن سب سے بری حالت میں دورخا پن رکھنے والے کو پاؤ گے جو کچھ

[1] صحیح بخاری، الادب: 6058۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے پاس ایک چہرہ لے کر جاتا تو دوسروں کے پاس دوسرا چہرہ نمایاں کرتا ہے"۔

فوائد: دنیا میں بعض اخلاقی جرائم ایسے ہیں جنہیں ہم بہت ہلکا خیال کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت سنگین ہیں۔ غالباً اسی قسم کی برائیوں کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"تم اسے معمولی اور ہلکی بات خیال کرتے ہو حالانکہ اللہ کے ہاں وہ بہت سنگین اور بری حرکت ہے"۔[1]

دورخا پن بھی اسی قبیل سے ہے ہم اسے معمولی خیال کرتے ہیں حالانکہ اللہ کے ہاں یہ انتہائی خطرناک گناہ ہے ہمارے معاشرہ میں اکثر یہ بری عادت پائی جاتی ہے کہ جب دو آدمیوں کے درمیان اختلاف ہوتا ہے تو کچھ لوگ ہر فریق سے مل کر دوسرے کے خلاف باتیں کرتے ہیں یا جب وہ کسی سے ملتے ہیں تو اس کے ساتھ اپنے حق تعلق کا اظہار کرتے ہیں اور اس کی عدم موجودگی میں بدخواہی کی باتیں کرتے ہیں اس قسم کی عادت کو اردو زبان میں "دورخا پن" کہا جاتا ہے۔ یہ طرز عمل ایک طرح کی منافقت اور دھوکہ ہی ہے قیامت کے دن ایسے لوگ سخت ترین عذاب سے دوچار ہوں گے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"دنیا میں جو شخص دورخا ہوگا، قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی دو زبانیں ہوں گی"۔[2]

بہر حال ایسے لوگ اپنی عقل کے مطابق دانا بننے کی کوشش کرتے لیکن حقیقت میں اس قسم کے ابن الوقت اخلاقی پستی میں گرے ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان سنگین بری عادات سے محفوظ فرمائے۔

اور ایسے صالح اعمال کی توفیق عطا فرمائے جن کے کرنے سے وہ راضی ہو کر ہمیں معاف فرمادے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ غیبت کے بارے میں اس کتاب کو قبول فرمائے اور میرے لیے، میرے والدین، اہل وعیال اور تمام مسلمانوں کے لیے صدقہ جاریہ بنائے آمین!

☆☆☆

[1] النور: 15-

[2] ابو داؤد، الادب: 4873-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہماری دعوت یہ ہے

رسول اکرم ﷺ نے امت کو جس بات کا حکم دیا ہے یا جسے خود کیا ہے یا جسے کرنے کی اجازت دی ہے، اسے من وعن اسی طرح کیجئے اور جس بات سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے اس سے رک جایئے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ (سورۃ الحشر: ۷)

"جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے منع کرے اس سے رک جاؤ"۔

رسول اکرم ﷺ نے دین کے معاملے میں جو کام ساری حیات طیبہ میں نہیں کیا وہ کام اپنی مرضی سے کرکے اللہ کے رسول ﷺ سے آگے بڑھنے کی جسارت نہ کیجیے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾ (سورہ الحجرات: ۱)

"اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو"۔

رسول اکرم ﷺ کی اطاعت اور اتباع کے مقابلے میں کسی دوسرے کی اطاعت اور اتباع کرکے اپنے اعمال برباد نہ کیجیے۔

www.kitabosunnat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾

(سورہ محمد: ۳۳)

"اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو، رسول کی اطاعت کرو (اور کسی دوسرے کی اطاعت کرکے) اپنے اعمال برباد نہ کرو"۔

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔ ...ے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر ....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جامعہ محمدیہ (رجسٹرڈ) جام پور

جامعہ محمدیہ (رجسٹرڈ) جام پور، حضرت مولانا محمد یلیین راہی صاحب کی سرپرستی میں قرآن وحدیث کی تعلیم میں کوشاں ہے۔

جامعہ ھٰذا میں زیر تعلیم اقامتی ومقامی طلبا کے جملہ اخراجات مثلاً: طعام، قیام، موسم کے مطابق بستر، لباس، علاج وغیرہ جامعہ کی طرف سے برداشت کیے جاتے ہیں۔

جامعہ ھٰذا میں سالانہ عظیم الشان تبلیغی کانفرنس منعقد کی جاتی ہے علاقہ کے ہزاروں لوگ کانفرنس میں شریک ہوتے ہیں۔ ملک کے معروف وجید علمائے کرام تشریف لاکر شرکاء کانفرنس کو اپنے مواعظِ حسنہ سے مستفید فرماتے ہیں۔

جامعہ ھٰذا کا کوئی مستقل ذریعہ آمدنی نہیں بلکہ آپ جیسے مخیر حضرات کے رضاکارانہ تعاون سے تمام اخراجات پورے ہوتے ہیں۔

مخیر حضرات

زکوٰۃ، عشر، عطیات، وصدقات سے

جامعہ کی مالی سرپرستی فرمائیں اور صدقہ جاریہ میں شامل ہوں۔

محمد اسماعیل ساجد
مُدیر جامعہ محمدیہ
جام پور ضلع راجن پور 0333-8556472

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اشاعت دین کا عظیم مرکز

اِدارہ تبلیغ اِسلام جام پور ضلع راجن پور

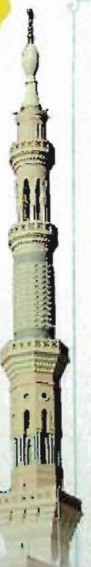

ادارہ تبلیغِ اسلام جام پور ایک منفرد و عظیم ادارہ ہے جس کی طرف سے مختلف مسائل پر قرآن وحدیث کی روشنی میں دینی واصلاحی لٹریچر چھپوا کر مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ ادارہ کا طبع شدہ لٹریچر پڑھ کر بے شمار لوگ اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کر کے صحیح العقیدہ باعمل مسلمان بن کر زندگی گزار رہے ہیں۔ ادارہ ہٰذا کے اشتہارات ملک کی اکثر و بیشتر مساجد میں آویزاں ہیں تبلیغِ دین کا موثر ترین ذریعہ ہے۔

مقاصد

ادارہ ہٰذا کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ خالص توحید و سنت کی دعوت کو عام کیا جائے اثباتِ توحید، اتباعِ سنت، فکرِ آخرت، اعمالِ صالحہ وغیرہ مسائل پر وافر تعداد میں لٹریچر چھپوا کر لوگوں تک پہنچایا جائے۔ موجودہ حالت میں قرآن وحدیث پر مبنی لٹریچر عام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ ادارہ تبلیغ اسلام جام پور فرقہ واریت سے بالاتر ہو کر یہ خدمت سرانجام دے رہا ہے۔

اہلِ خیر کی ذمہ داری

تمام اہلِ خیر کی ذمہ داری ہے کہ دعوت وتبلیغ کے اس مشن میں زکوٰۃ، صدقات، عشر اور عطیات کی مد سے ادارہ کی مالی سرپرستی فرمائیں تاکہ یکسوئی کے ساتھ فروغِ اسلام کے اس پروگرام کو جاری رکھا جا سکے۔ یہ عظیم صدقہ جاریہ ہے۔

محمد یسین ظاہری
مدیر ادارہ تبلیغ اسلام
جام پور ضلع راجن پور (پاکستان)
0333-8556473

محمد اسماعیل ساجد
مدیر جامعہ محمدیہ
جام پور ضلع راجن پور (پاکستان)
0333-8556472